

14397 - حد#1740#&؛ ث قدس#1740#&؛ (کنت سمعه الذی#1740#&؛ سمعه به وبصره
؛1748#&؛1748#&؛ الخ) کا معن#1740#&؛

سوال

حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کے فرمان (واذا احببته کنت سمعه الذی یسمعه به وبصره الذی یبصره به ، ویده التي یبیطش بها ، ورجله التي یمشی علیها) (اور جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو اس کا کان ہوتا ہوں جس سے وہ سنت ہے اور آنکھ ہوتا ہوں جس سے دیکھتا ہے ، اور اس کا ہاتھ جس کے ساتھ وہ پکڑتا ہے ، اور اس کی ٹانگیں جس پر وہ چلتا ہے) کا کیا معنی ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

جب مسلمان اللہ تعالیٰ کے فرض کرد فرائض ادا کرنے کے بعد نوافل اور اطاعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کی کوشش کرتا اور پھر حتی الوسعہ اسے مستقل طور پر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہے ، تو جو کچھ بھی وہ کرتا یا چھوڑتا ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی مدد شامل ہوتی ہے ۔

توجب وہ سنتا ہے تو سننے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد شامل حال ہوتی ہے جس کی بنا پر وہ خیر اور بہلائی کے علاوہ کچھ سنتا ہی نہیں ، اور حق کے علاوہ کسی چیز کو قبول ہی نہیں کرتا ، اور اللہ تعالیٰ کی مدد اور توفیق سے باطل اس سے دور کر دیا جاتا ہے ، تو وہ حق کو باطل اور باطل کو باطل سمجھتا ہے ۔

اور جب کسی چیز کو پکڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے قوت سے پکڑتا ہے تو اس کی یہ پکڑ اس تعالیٰ کی پکڑ سے حق کی مدد و نصرت ہوتی ہے ، اور جب چلتا ہے تو اس کا چلنا اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور طلب علم اور اللہ تعالیٰ کے کلمہ کو بلند کرنے کے لیے جہاد فی سبیل اللہ کی طرف ہوتا ہے ، اجمالی طور پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس کے ظاہری اور باطنی اعضاء کے ساتھ جو بھی عمل ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی اور ہدایت اور اللہ تعالیٰ کی قوت کے ساتھ ہیں ۔

اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:
شیخ محمد صالح المنجد

تو اس سے یہ صاف ظاہر ہوتا کہ اس حدیث میں وحدة الوجود یا حلول کا عقیدہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں حلول کرجاتا یا پھر مخلوق میں کسی ایک سے متحد ہوجاتا ہے ۔

اس کی راہنمائی حدیث کے آخری حصہ میں موجود ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے (اوراگروہ مجھ سے طلب کرتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں ، اوراگروہ میرے ساتھ پناہ طلب کرتا ہے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں) ۔

اور بعض احادیث میں یہ آیا ہے کہ :

(تو وہ میرے ساتھ سنتا اور میرے ساتھ دیکھتا ہے۔۔۔ الخ) تو اس میں حدیث کے ابتدائی حصہ کی مراد کی طرف راہنمائی ملتی ہے ، اور سائل اور مسئلہ اور اسی طرح پناہ دینے والے اور طلب کرنے والی کی تصریح بھی ہے ۔

تو یہ حدیث اس دوسری حدیث قدسی کی طرح ہی جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : (اے میرے بندے میں بیمار ہوا تو تونے میری عیادت نہیں کی ۔۔ الخ) تو ان میں سے ہر ایک حدیث کا آخری حصہ پہلے حصے کی شرح کرتا ہے ، لیکن خواہشات کے پیچھے چلنے والے متشابہ نصوص کی پیچھے چلتے اور محکم نصوص سے اعراض کرتے ہیں تو اس بنا پر وہ سیدھی راہ سے گمراہ ہوئے ۔ ۔